

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس بدعتی کا کیا حکم ہے جو اپنی بدعت پر باقاعدگی سے عمل کرتا ہے، مثلاً فوت ہونے والے پر دفن سے پہلے اور بعد قرآن پڑھنا، جنازہ میں ان آنے والوں کے کھانے کے لیے، بکری ذبح کرنا، توسل قادریہ پڑھنا جس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ **وَسَخِّلْ مُرَادًا، بِجَاهِ أَحْمَد** (اے اللہ! مجاہد ہماری مراد آسان فرما) اپنے حلقہ میں خوشبو سلگانا، میت کو قبرستان لے جاتے ہوئے راستے میں **لا الہ الا اللہ** پڑھتے جانا اور قبر کے پاس ٹھہر کر میت کو تلقین کرنا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ لوگ کافر ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بدعتوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے، یہ اس کی مخالفت کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ یہ گناہ گار مسلمان ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

تمام بدعتیں ایک جیسی ہی نہیں۔ بعض تو (اتنی بڑی ہیں کہ) کفر بن جاتی ہیں بعض گناہ تو ہیں، کفر نہیں۔ چنانچہ دفن سے پہلے یا بعد میت پر قرآن پڑھنا، جنازہ میں شریک ہونے والوں کے کھانے کے لیے، بکری وغیرہ ذبح کرنا، میت کو اس میں خوشبو سلگانا، یہ سب بدعتیں ہیں جو لوگوں نے خود بنالی ہیں ج، جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ اعمال قوی، عملی یا تقریری طور پر ثابت نہیں۔ نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا ائمہ سلف رحمہم اللہ سے ثابت ہیں۔ یہ سب گناہ ہیں۔ جن پر اصرار کرنے سے وہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن کفر نہیں مگر جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ بدعت ہے، پھر اس پر اصرار کرے اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مقابلے میں خود ساختہ شریعت رائج کر کے عوام کو دھوکا دے اور سیدھی راہ سے گمراہ کرنا چاہے تو بد کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے جان بوجھ کر ایسی شریعت بنانا چاہی ہے جو اللہ کی طرف سے نہیں اور اس نے کسی نفع کے حصول یا نقصان سے بچنے کے لیے یا مصیبت ٹلنے کے لیے فریاد کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک بھی ہے اور کفر بھی۔ وہ اہ جاہلیت جن کو نبی ﷺ نے توحید کی دعوت دی تھی اور جن میں اسے اپنے سرک پر اڑے رہنے والوں سے جنگ کی تھی، ان کا شرک اور کفر بھی اسی قسم کا تھا۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات ربوبیت بیان فرما کر ارشاد فرمایا:

وَلِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْعٍ ۚ إِنَّ عَذَابَ عُتُبٍ لَّأَلِيمٌ ۚ وَلَوْ سِئِمُوا انْتِفَاءً لَأُنتِفَأَ الْبَشَرُ ۚ وَلَئِنْ نَبِذْتُمْ مِثْلَ نَجْمٍ ۙ ۱۴ ... فاطر

یہ ہے تمہارا مالک اللہ، بادشاہی اسی کی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ (کچھ کی گھٹی کی) جھلی کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو گے، وہ تمہارے پکار نہیں سنیں گے اور اگر (بفرض حال) سن بھی لیں تو ”تمہاری حاجت روائی نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کریں گے اور خبر رکھنے والے (اللہ) کی طرح تجھے اور کوئی (یقینی) خبر نہیں دے سکتا۔“

کی جاہ کے طفیل ہماری مراد آسان کر دے ”یا اللہ کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے قبر کا طواف کرنا۔ اگر طواف بسا اوقات ایک بدعت شرک کا قریبی ذریعہ ہوتی ہے جیسے کسی صوفی کا یہ قول: **وَسَخِّلْ مُرَادًا، بِجَاهِ أَحْمَد**“ احمد کرنے والے کی نیت مدفون والی کا قرب حاصل کرنا ہو تو وہ شرک اکبر بن جائے گا۔ اسی طرح اولیاء کی قبروں کی زیارت کے لیے اہتمام سے سفر کر کے جانا بھی شرک کا باعث بن سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ